

52801-الیکٹرانک گیمز کی دوکان کھونا

سوال

بچوں کے لیے الیکٹرانک گیمز کی دوکان کھونے کا حکم کیا ہے، یعنی بچہ دوڑیاں کے پدے ایک گھنٹہ کپیوٹر پر گیم کھیلے، ہمیں علم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زداور شترنج کھیلنے سے منع فرمایا ہے، تو کیا یہ گیمز بھی اس کے مشابہ ہیں، اور یہ گیمز بجتنہ کیوں ممنوع ہیں؟

پسندیدہ جواب

اول :

الیکٹرانک گیمز کھیلنے کی دوکان کھونے کا حکم ان گیمز کے حکم پر ہی مبنی ہے، سوال نمبر (2898) کے جواب میں اس کا حکم بیان کیا جا چکا ہے، اور اس جواب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اگر یہ گیمز اور کھیل کئی ایک ممنوعہ کاموں سے خالی ہوں تو یہ حلal اور مشروع ہونگے، تو اس طرح اگر وہ ممنوعہ اشیاء پر مشتمل نہیں تو یہ گیمز بچوں کو کرایہ پر دینا اور کھیلنے کے لیے ان سے رقم وصول کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ یہ گیمز اور کھیل حرام اشیاء پر مشتمل نہ ہوں، مثلاً بے پر دعوتوں کی تصاویر، اور جادو کے کھیل، اور موسمیتی وغیرہ۔ اس لیے دوکان کے مالک پر واجب ہوتا ہے کہ وہ ایسی گیمز اور کھیل اختیار کرے جو حرام اشیاء سے خالی ہوں۔

دوم :

سوال نمبر (22305) اور (14095) کے جواب میں شترنج اور زرد (لڈو وغیرہ) کھیلنے کی حرمت کا بیان ہو چکا ہے، اور ان دونوں کھیلوں کی حرمت کی محنت کے متعلق شیخ ابن باز رحمہ اللہ کستہ ہیں :

"ان اشیاء سے کھیلنے منع ہے؛ کیونکہ یہ ان آلات اموال و عب میں شامل ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز سے روکتے ہیں، اہل علم کے ہاں یہی معروف ہے؛ کیونکہ یہ نحیر و بحلائی سے مشغول کر کے اس سے روک دیتے ہیں، اور اس میں ایک دوسرے پر غلبہ پانے کی کوشش ہوتی ہے، جو کھلاڑیوں کے درمیان عظیم شرکی جانب لے جانے کا باعث بن سکتی ہے، اور انہیں اللہ تعالیٰ کے واجب کرده اعمال سے مشغول کر کے روک دیتی ہے" اتنی۔

دیکھیں : فتاویٰ ابن باز (98/8)۔

اور ابن قیم رحمہ اللہ کستہ ہیں :

"جب زد کھیلنے والا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان شمار ہوتا ہے، حالانکہ زد کی خرابی اور فساد بلکی ہے، تو پھر شترنج کھیلنے والے سے نافرمان کا نام کیسے سلب کیا جا سکتا ہے، حالانکہ شترنج کی خرابی اور فساد اس سے بھی بڑی ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے واجب کرده اعمال میں رکاوٹ ڈالتی اور روکتی ہے، اور کھلاڑی صرف کھیل کے بارہ میں ہی سوچتا ہے، اور اس کا دل اور سارے اعضا اسی میں مشغول ہوتے ہیں، اور وہ اسی میں اپنی قیمتی عمر ضائع کر دیتا ہے، اور قلیل کھینزا دہ کھیلنے کی دعوت دیتا ہے، جس طرح قلیل سی شراب نوشی زیادہ اور کثرت سے شراب نوشی کی دعوت دیتی ہے، اور اس میں معاونہ کے ساتھ کھیلنے کی رغبت بغیر عوض کے کھیلنے سے زیادہ ہوتی ہے؟"

اور اگر اس کھلیل میں کوئی اصلاح کوئی اور خرابی نہ بھی ہو تو بھی کافی ہے کہ یہ قمار بازی اور جو سے کے ذریعہ مال کھانے تک لے جانے کا ذریعہ ہے؛ تو بھی شریعت میں اس کی حرمت متعین تھی، اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ صرف اس سے کھلینے میں ہی اتنی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جو حرمت کا تقاضہ کرتی ہیں؟

شریعت کے بارہ میں یہ گمان کیسے کیا جاسکتا ہے کہ وہ دل کو لہو و لعب میں ڈالنے اور اللہ کے ذکر سے روکنی والی اشیاء مباح کرتی ہے، اور اس کے دل کو اس کی دنیاوی اور دینی مصلحتوں سے مشغول کر کے دور کر دے، اور کھلڑیوں کے درمیان بغض و عداوت اور دشمنی و حسد اور کینہ پیدا کرے، اور قلیل کثرت کی دعوت دے، عقل و فکر کے ساتھ وہی کچھ کرے جس طرح ایک نشیٰ شخص کرتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر

اس لیے اس کا مرتب شخص اسی طرح ہے جس طرح کوئی شراب نوشی کرنے والا اپنی شراب پر لپھتا ہے، یا اس سے بھی شدید کیونکہ جس طرح ایک شراب نوشی کرنے والا شخص شرما تا اور جیاء کرتا ہے یہ اس طرح نہیں شرما تا، اور نہ ہی اس سے کھلینے سے ڈرتا ہے، اور یہ دونوں بالکل اسی طرح ہیں جس طرح کوئی اپنے بتوں پر لپھتا ہے اور ان کے ساتھ مشغول رہتا ہے "انتہی".

دیکھیں : الفروسیہ (312).

واللہ اعلم.